برسبیلِ تذکرہ

سید عطاء المحسن بخاری

عُلماءِ جمہوریت ---- کچھ تو سُنئے کہ لوگ کہتے ہیں -!

آپ علماءِ حق نہیں بلکہ علماء سوء ہیں

آپ سیاسی جنونی ہیں

آپ جمہوری تماشا ہیں

آپ درختِ بے برگ و ثمر اور شجرِ بے سایہ ہیں

آپ پلانٹڈ "بزرگ" ہیں

آپ بے برگ و بار، جمہوری توشۂ سیاست ہیں

آپ اصلّاراگی وردگی ہیں

آپ کہیں قل اعوذیئے تو نہیں؟

آپ کائی لگے گھڑے کا پانی نوشِ جان کرنے والے ہیں

آپ مروجہ روٹی توڑ، حلوہ خور، اور صف ماتم کے منتظرین میں سے ہیں

آپ "کمپلیکسز" کا "صیدِ زبوں" ہیں

آپ لگتے تو نہیں، مگر ہوسکتا ہے وہ علماء جمہوریت آپ ہی ہوں جنکے بارے میں کسی دل جلے نے کہا تھا

دینکم دنانیر کم - وقبلتکم نسائکم - ومعبود کم تحت قدمی

آپ کا دین دولت

آپ کا قبلہ عورت

آپ کا معبود حکومت (کہیں سے اور کسی طریقہ سے ملے)

آپ اپنی دنیاوی محرومیوں اور کمیوں کو پورا کرنے کے لئے سیاستدانوں کے ہمراہ جمہوریت کے گناہِ بے لذت میں شریک ہیں۔

گوشت خاک ہیں مگر آندھی کے ساتھ ہیں

آپ اسلاف کی کمائی لٹانے والے اخلافِ گم کردہ راہ ہیں

آپ شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز، سید احمد شہید، شاہ اسماعیل شہید، احمد اللہ شاہ شہید اور حافظ ضامن شہید کے نقشِ کفِ پا بھی نہیں۔

آپ نے جمہوریت کے لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے منصبِ عالی کو ترک کیا۔

سنتے ہیں جو بہشت کی تعریف سب درست
لیکن خدا کرے کہ تری جلوہ گہ نہ ہو

آپ نے یہود و نصاریٰ کے علماء احبار و رھبان سے مشابہت و مماثلت پیدا کرنے میں ید طولیٰ حاصل کیا

آپ نے ڈیموکریسی قبول کی اور اسلام کو کسی دوسری فرصت کے لئے اٹھا رکھا حالانکہ آپ کو اسلام نے آپ کے ہر اقدام پر آواز دی

تم سے کہیں ملا ہوں مجھے یاد کیجئے
بھولی ہوئی صدا ہوں مجھے یاد کیجئے

(مسجد و خانقاہ اور مدارس میں! پارلیمنٹ میں نہیں)

آپ یجارو کلچر کے دلدادہ و عاشق زار ہیں

آپ کا دعویٰ ہے کہ ہم جمہوریت کے ذریعے اسلام لائیں گے

عہدِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے لیکر ۱۸۸۰ء تک کبھی جمہوری بیساکھیوں سے اسلام آیا؟ اسلام کا اپنا دعویٰ ہے کہ وہ جب بھی آیا جہاں بھی آیا امر بالمعروف نہی عن المنکر کے عملِ قوی اور جہاد سے آیا

آپ نے اپنے عملِ ضعیف و مکروہ سے اسلام کا یہ دعویٰ بھی جھٹلایا

آپ جمہوری کلچر اور نیو سوشل کنٹریکٹ کے نخچیر ہیں

زندگی جہدِ مسلسل کا نام ہے مفاہمت کا نہیں

دوسرے لفظوں میں دین کفر کے خلاف مزاحمت سکھاتا ہے مفاہمت نہیں

ولاتطع الکفرین و جاہدھم بہ جہاداً کبیراً

اور کافروں کی اطاعت نہ کرو اُن سے بہت بڑا جہاد کرو

آپ نے الیکشن پسند فرمایا۔ اسکی تعبیر نکالی، تاویل ڈھالی اور کافروں کی اک گونہ اطاعت کی

خدا نے ان کو عطا کی ہے خواجگی کہ جنہیں
خبر نہیں روشِ بندہ پروری کیا ہے

آپ نے جدید نظام ریاست و سیاست سے متعہ کیا ہے

صحن مسجد میں دین چھوڑا ہے
میرے دیندار کیا کہئے

آپ نے بے نظیر اور نواز شریف کو ووٹ نہیں دیا لیکن جمہوریت قبولِ خاطر کی پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کی یہ روش کیا جمہوریت بھی ہے؟

بے دلی ہائے تماشا کہ نہ عبرت ہے نہ ذوق
بے کسی ہائے تمنا کہ نہ دنیا ہے دیں

آپ نے حال ہی میں پھر فتویٰ داغا ہے جسکا مفہوم یہ ہے "کہ عورت کا حکومت کرنا سنت گناہ ہے، کس نظام میں؟ جمہوریت میں یا اسلام میں؟ آپ کس کے نمائندے ہیں؟ جمہوریت کے یا اسلام کے؟ عورت کا ناچنا، گانا، فلموں، ڈراموں تھیٹروں میں مختلف کردار اپنا کر کام کرنا، بحالیٔ جمہوریت کی تحریک میں علماء جمہوریت کے شانہ بشانہ، پہلو بہ پہلو برابری کی بنیاد پر جدوجہد کرنا سیلز گرل، کال گرل بننا، ایڈورٹائزمنٹ کے شعبہ میں اشتہار بننا (حتیٰ کہ نہانے

،صابن کا اشتہار بھی عورت ہے جو نہا کے دکھاتی، نہاتی اور آپ سے پوچھتی ہے کہ)
، طبقۂ فتویٰ بازان کیا یہ سب کام گناہ نہیں؟ اور سخت گناہ نہیں؟ تو پھر آپ قیام پاکستان سے اب تک
بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرضِ منصبی سے غافل کیوں ہیں؟
، مفتیٔ پاکباز! حکومت کرنا ان گناہوں سے بڑا گناہ تو نہیں
، تلقین و ترغیب اور فتاویٰ چہ معنی دارد
آپ اپنی دنیا کو مُرقعِ حسن و جمال بنانے کے لئے دین کے پیوند لگاتے ہیں (اور اس عمل بد کے نتیجے میں) پھر نہ
دُنیا باقی رہتی ہے نہ اس کا حسن و جمال اور نہ پیوند

نرقع دنیا نابتمزیق دیننا. فلایبقیٰ دیننا ولا ما نرقعُ

نبی کی غصہ میں ڈوبی ہوئی نگاہ سے ڈرو

مُبارکباد

"راقم ۱۹۹۳ء کے انتخابات کے نتائج پر پاکستان اسلامی فرنٹ کے سربراہ قاضی حسین احمد اور ان کے معاونین اور اسلامی جمہوری محاذ کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی اور ان کے رفقاء کار کو بطور خاص ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے کہ ان بزرگان نے اپنا ہدف حاصل کرلیا ہے یعنی ایک منتخب جمہوری حکومت کو قبل ازوقت ملکی خدمات سے محروم کر کے اقتدار اعلیٰ کا تاج ایک مغربی ذہنیت کی حامل عورت کے سر پر رکھدیا ہے اس تبدیلی سے دین، ملت، ملک اور قوم پر جو بیتے گی وہ مستقبل کا مورخ رقم کرے گا تاہم مقامِ مسرت ہے کہ دینی و مذہبی جماعتوں نے اپنا گوہر بے نظیر پالیا ہے" فالی الله المشتکیٰ

محمد ازہر مدیر ماہنامہ "الخیر"
جامعہ خیر المدارس ملتان

○ معاصر عزیز "الخیر" کے فاضل مدیر اور ہمارے محترم دوست نے اپنی زہر خندانہ مبارکباد کو صرف قاضی صاحب اور نورانی صاحب تک محدود رکھ کر اپنی انصاف پسندی اور حق گوئی کا ثبوت دینے کی نیم دلانہ کوشش فرمائی ہے۔ جبکہ مولانا فضل الرحمٰن، مولانا سمیع الحق اور مولانا اعظم طارق نے اپنے اپنے دائرہ کار میں اسلام کی سربلندی کے لئے جو مساعیٔ جمیلہ فرمائی ہیں، ان کا اعتراف و اظہار نہ کرنا بھی تو "شرعِ جمہوریت" کی رو سے خیانت ہے! (ادارہ)